نوحہ

عمر بھر غم علی اکبرؑ کا مناتی رہی ماں
ذکر اکبرؑ کی جوانی کا سناتی رہی ماں

جس جگہ ایڑیاں رگڑیں تھیں علی اکبرؑ نے
اپنی پلکوں سے اسے صاف کیا مادر نے
پیار سے خاک وہ آنکھوں سے لگاتی رہی ماں

اِتنا ارمان تھا بیٹے کی اُسے شادی کا
روز اشکوں سے تصور میں بنا کر سہرا
روز دولھا علی اکبرؑ کو بناتی رہی ماں

بے خطا قتل ہوا ہے میرا فرزندِ جواں
لگ گئی شیر سے بیٹے کے کلیجے میں سناں
دل کو تھامے ہوئے اِک اِک کو بتاتی رہی ماں

جب تلک زندہ رہی ہائے تڑپتی ہی رہی
صبحِ عاشور کا منظر نہ بھلا پائی کبھی
سن کے آوازِ اذاں اشک بہاتی رہی ماں

اِس قدر چاہتا تھا اپنی بہن کو اکبرؑ
مرتے دَم تک تھی مدینے کی طرف اس کی نظر
پیار کر کر کے یہ صغراؑ کو بتاتی رہی ماں

398

لوٹ کر آنے ہی والا ہے تیرا بھائی ابھی
روز صغراؑ کو یہی کہہ کے تسلی دیتی
روز اجڑے ہوئے حجرے کو سجاتی رہی ماں

کر نہیں سکتا محبت کوئی گوہرؔ ایسی
بیٹا آئے گا نہیں اس کو خبر تھی پھر بھی
راستہ تکتی رہی اور بلاتی رہی ماں